قسط (۱۵) مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۵۶ء

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب، اہل محلہ و گردوپیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی گئی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔ ضروری سمجھا گیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں............ (مرتب)

شیخ الحدیث کا جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی مجلس عاملہ کا رکن منتخب ہونا:

(۲۵ رجنوری ۱۹۵۶ء) مرکزی جمعیۃ علماء اسلام نے والد صاحب کو مرکزی مجلس عاملہ کا رکن منتخب کیا ہے۔ والد ماجد کو آج ڈھاکہ بنگال میں مرکزی مجلس عاملہ کے ہونے والے اجلاس میں شرکت کا دعوت نامہ ملا لیکن والد ماجد نے شرکت سے معذرت کا اظہار کردیا ہے۔

جمعیۃ الطلبہ کی سالانہ کانفرنس اور اکابرین کی تقاریر:

(۱۱ رفروری ۱۹۵۶ء) جمعیۃ الطلبہ کی سالانہ کانفرنس چار نشستوں پر مشتمل (گزشتہ روز) کل تک جاری رہی۔ مولانا شمس الحق افغانی، مولانا عبدالحنان ہزاروی، مولانا محمد امین راولپنڈی اور مولانا گل بادشاہ شاہ طوروی نے تقریریں کیں۔ مولانا شمس الحق افغانی نے صبح ایک گھنٹہ تک درس قرآن بھی دیا۔

ہسپتال سے والدہ محترمہ کی واپسی:

(۱۱ رفروری ۱۹۵۶ء) بندہ پشاور سے واپس ہوا، والدہ محترمہ علاج کے لئے لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں مقیم تھی بندہ بھی ان کے ہمراہ تھا۔

دیرینہ تمناؤں آرزؤں اور پیہم جستجو کے بعد الہلال کی زیارت:

(۱۵رفروری ۱۹۵۶ء) کافی عرصہ کے دیرینہ تمناؤں آرزؤں اور پیہم جستجو وتلاش کے بعد حضرت امام الہند آزاد کی ''الہلال'' کے چند نمبر عاریتاً دیکھنے کے لئے مل گئے۔ فالحمدللہ ثم الحمدللہ۔ رات کو دیر تک الہلال کے پرچے دیکھتا رہا' یہ پرچے ۱۹۱۳ء کے پہلے شش ماہی کے ہیں' اس میں اکثر یتی مضامین مولانا مدظلہ کے قلم کے شہ پارے ہیں جو کہ جنگ بلقان اور ترکی وغیرہ کے احوال پر مشتمل ہیں' سعادت مند ہیں وہ روحیں جنہوں نے لاکھوں پژمردہ ونیم بسل روحوں اور دلوں کو جذبہ اسلام وجہاد وحریت سے سرشار کردیا' اور ان میں خدمت دین اور استقلال واستقامت کی روح پھونک دی۔ ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

ہمارے لئے تو ان ہی چیزوں میں درس عبرت ہے' کاش سمجھنے والے سمجھ جائیں

واذالم تر الهلال فسلّم لاناس رواه بالابصار

الہلال سے چند منتخب اشعار

میری جانب سے اسے نذر دعا کی پہنچے
فاصلہ کچھ بھی نہیں رگ جاں سے لب تک

جس کی جانب سے مجھے تحفہ غم پہنچا ہے
آمری جاں کہ لب پر مرادم پہنچا ہے

غم تمنا، غم حوادث غم محبت' غم زمانہ
ہر ایک منزل کٹھن ہے مگر گزر رہا ہوں مجاہدانہ

خواہی کہ عیب ہائے تو روشن شود ترا
یک دم منافقانہ' نشستن درکمیں خویش

زبان زنطق فروماند ورازمن باقی ہست
بضاعت سخن آخر شد وسخن باقی ست

الہلال اور دیگر مضامین آزاد سے مزید منتخب اشعار

چو پرسش گنہم روز حشر خواہد شد
تمسکات گناہان خلق یاری کند

کعبہ را ویراں مکن اے عشق کانجا یک نفس
گہہ گہے پسماندگان عشق منزل می کنند

انداز جنوں کو نساہم میں نہیں مجنوں
پھر تیری طرح عشق کو رسوا نہیں کرتے

بدنامی' حیات دو روزے نہ بود بیش
آن ہم کلیم باتو چگویم چناں گزشت

یک روز صرف بستن دل شد بایں وآں
روزے دگر بکندں دل زیں وآں گزشت

(۲۸رفروری' ابوطالب کلیم تذکرہ ص ۳۰)

گرمن آلودہ دامن چہ عجب
ہمہ عالم گواہ عصمت اوست (الہلال ص ۲۷۶)

اس وقت ہے دعا و اجابت کا وقت میر — اک نعرہ تو بھی پیشکش صبحگاہ کر
وہ طبقہ ہائے زلف کمین میں ہیں اے خدا — رکھ لیجیو میرے دعوئ وارفتگی کی شرم (مضامین ابوالکلام)

یا دل پہ کوئی زخم نہ تھا جز نمود و داغ — یا اب یہ بڑھ گیا ہے کہ ناسور ہوگیا
اگر تو لائیں گے کوئی آفت فغاں سے ہم — حجت تمام کرتے ہیں آج آسماں سے ہم
نہ پہنچی ضعف سے لب تک دعا ہی ورنہ سدا — درِ قبول تو اس آرزو میں باز رہا!

(در مدح) شیخ الاسلام مدنی مدظلہ

حرم کی سرزمین، طیبہ کی وادی، گنبد خضرا — رہے ہیں مدتوں تک راز داراں حسین احمد
کراچی، مالٹا، نینی، مراد آباد کے زندان — بصد شوق عقیدت ہیں ثناء خواں حسین احمد
رشید و قاسم و محمود کے جلوؤں کا آئینہ — ولی اللہ کا پرتو زہے شان حسین احمد
فریدی رنگ لائے گی محبت شیخ اعظم کی — کہ ہوگا حشر تیرا زیر داماں حسین احمد

(مولانا نسیم احمد، فریدی امروہی (الجمعیۃ جمعیۃ العلماء نمبر، ص ۷۔ ج ۲)

خوش زمزمہ گوشہ تنہائی خوشیم — از جوش و خروش گل و بلبل خرم نیست

احوال و کوائف دار العلوم

تعمیر حقانیہ میں پہلی نماز اور دعا شیخ الحدیث:

ہفت روزہ خدام الدین میں دار العلوم کی تعمیر کے حوالے سے اپیل شائع ہوئی۔

۹ر مارچ دار العلوم حقانیہ (نئی تعمیر) کے مغربی سمت دار الحدیث کی چھتوں پر آج پہلی مرتبہ شام کی نماز والد ماجد کے ساتھ پڑھی دیگر اکابرین بھی تھے، نماز کے بعد والد ماجد نے ایک طویل پر درد (خشوع و خضوع والی) دعا کی۔

دار العلوم کے سالانہ تحریری و تقریری امتحانات کا انعقاد:

(۱۵ر مارچ یکم شعبان) دار العلوم کے سالانہ تقریری (زبانی) امتحانات شروع ہوئے۔

۱۹ر مارچ دار العلوم کے سالانہ تحریری امتحانات شروع ہوئے۔

ختم بخاری شریف اور شیخ الحدیث کا خطاب:

(۲۶ر مارچ) سالانہ امتحانات ختم ہوئے، نماز عصر کے بعد ختم بخاری شریف ہوا، جس میں اکوڑہ خٹک کے علماء کرام

اور دارالعلوم کے طلباء واساتذہ نے شرکت کی' والد صاحب نے سوا گھنٹہ فضلاء دورہ حدیث اور طلباء کرام کو پند ونصیحت فرمائی۔

نئے تعلیمی سال کا آغاز ختم کلام پاک اور درس افتتاحی ترمذی سے:

(۲رجون ۲۲شوال) دارالعلوم کے نئے تعلیمی سال کا آغاز ہوا۔ والد ماجد نے ۲ گھنٹہ تک طلباء کو نصائح بیان فرمائے۔

علامہ مناظر احسن گیلانی کے بارہ میں تعزیتی جلسہ:

(۵رجون) علامہ مناظر احسن گیلانی کی وفات پر دارالعلوم میں تعزیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں والد صاحب نے گھنٹہ بھر خطاب کے دوران علامہ گیلانی صاحب کے دینی و مذہبی کارناموں اور ان کی عظمت وجلالت پر روشنی ڈالی۔ آخر میں ختم قرآن اور دعائے مغفرت بھی کی گئی۔

علامہ بشیر الابراہیمی اور شیخ احمد بودا کی دارالعلوم آمد اور جلسہ سے خطاب:

(۱۹رجون) الجزائر کے مشہور حریت پرست لیڈر' جمعیۃ العلماء المسلمین الجزائر کے صدر علامہ بشیر الابراہیمی اور مشہور جوشیلے ومخلص لیڈر استاد احمد بودا ظہر کے بعد دارالعلوم تشریف لائے' دارالعلوم کا معائنہ کیا بعد میں رات کو والد صاحب کی صدارت میں عظیم جلسہ ہوا جس میں ہر دو حضرات نے تقریریں کیں۔ علامہ ابراہیمی نے دارالعلوم کے خدمات کی تحسین فرمائی اور علماء دیوبند دارالعلوم دیوبند کو خراج عقیدت پیش کیا۔ دیوبند کے علماء کے کارناموں کا اعتراف کرتے ہوئے انہوں نے طلباء دارالعلوم حقانیہ کو پند ونصیحت کی اور فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ دارالعلوم حقانیہ بھی بہت جلد دارالعلوم دیوبند کی طرح یا اس سے بھی بڑھ کر ثابت ہوگا یہ حضرات جمعہ کے دن یہاں سے واپس ہوئے۔

مولانا محمد شفیق فاضل دیوبند ومدرس دارالعلوم حقانیہ کا سانحہ ارتحال

۱۰ اگست مطابق ۳ محرم افسوس کہ جمعہ کی شب تقریباً ایک بجے مولانا محمد شفیق صاحب مدرس دارالعلوم حقانیہ فاضل دیوبند راولپنڈی کے فوجی ہسپتال میں انتقال فرماگئے۔ مرحوم عرصہ سے مرض قلب میں مبتلا تھے کرنل شوکت حسن نے بدھ کے دن ان کے دل کا آپریشن کیا' دودن ہوش میں رہے' مگر نامرادی کے عالم میں طائر موت سر پر آ بیٹھا۔ مرحوم نہ صرف والد صاحب کے تلمیذ بلکہ رفیق دیوبند بھی تھے' دارالعلوم میں قیام دارالعلوم کے ساتھ آپ کی تقرری ہوئی۔ جمعہ کے روز اپنے آبائی قبرستان واقع مغلکی تحصیل نوشہرہ میں سپرد خاک کردیئے گئے۔ حضرت والد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی' دارالعلوم کے تمام طلبہ اور اساتذہ بھی شریک تھے' اور آپ کے ایصال ثواب کیلئے دارالعلوم میں ختم کلام پاک کا اہتمام بھی کیا گیا۔

سہ ماہی امتحانات کا انعقاد: دارالعلوم حقانیہ کے سہ ماہی امتحانات ۸ ستمبر بروز ہفتہ شروع ہوکر بدھ ۱۲ ستمبر تک

جاری رہے۔

مجلس شوریٰ کا اجلاس جدید تعمیر میں مدرسہ منتقل کرنے کا فیصلہ: دارالعلوم حقانیہ کے جدید تعمیر میں مجلس شوریٰ کا تیسرا سالانہ اجلاس منعقد ہوا، اراکین نے کثیر تعداد میں شرکت کی، اجلاس کی صدارت میاں رسول شاہ کاکاخیل نے فرمائی والد صاحب نے سالانہ بجٹ پیش کیا، اس سال دارالعلوم کو مختلف مدات سے 100676 آمدنی ہوئی، خرچ 88248 ہوا۔ آئندہ سال کے لئے بجٹ 168448 پیش ہوا جو اتفاق سے منظور کیا گیا، اجلاس میں ایک طباعتی مشین کی خریداری اور دارالعلوم میں دارالتجوید والقرأت اور شعبہ خط و کتابت کے اجراء کا فیصلہ ہوا، سالانہ جلسہ کے انتظامات کیلئے ایک کمیٹی بھی تشکیل دی گئی۔ دارالاقامہ اور جامعہ مسجد کی تعمیرات وغیرہ کے لئے تعمیری کمیٹی کو (مکمل) اختیار دیا گیا۔ اجلاس میں مولانا شفیق صاحب، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، علامہ گیلانی، مولانا عبداللہ کندیاں شریف کے وفات پر اظہار تعزیت کی گئی۔ ارکان شوریٰ نے قدیم مدرسہ (مسجد) سے جدید تعمیر میں منتقل ہونے کا فیصلہ بھی کیا، اس عظیم و شاندار تعمیر میں اس قسم کا یہ پہلا اجتماع تھا خداوند کریم آغاز کو مبارک و مفید ثابت کرے۔ اس اجلاس میں علماء و شرفاء خوانین اور سادات کرام نے شرکت کی، ابجے اجلاس بخیر و عافیت اختتام پذیر ہوا۔

مصروفیات شیخ الحدیث:

مدرسہ عثمانیہ کے امتحان کے لئے جانا:

۲۱ر مارچ والد ماجد جامعہ عثمانیہ کے امتحانات لینے کیلئے راولپنڈی تشریف لے گئے۔

اشرفیہ کے اجتماع میں شرکت درس قرآن اور صدارت جلسہ

(۲۳ تا ۲۵ مارچ) والد ماجد جامعہ اشرفیہ لاہور کی سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ جہاں اگلی صبح ہفتہ کے روز درس قرآن دیا اور شام کو جلسہ کی صدارت فرمائی اور پھر اس اجتماع سے خطاب بھی فرمایا۔ ۲۵ مارچ کو خیبر میل (ریل گاڑی) کے ذریعہ لاہور سے واپسی ہوئی۔

انجام میں شیخ الحدیث کا خطاب شائع ہوا۔

۲۸ر مارچ اخبار ''انجام'' پشاور میں والد صاحب کی لاہور (جامعہ اشرفیہ) والی تقریر شائع ہوئی۔

دارالعلوم سرحد پشاور میں فتنہ انکار حدیث کے موضوع پر مفصل خطاب:

۳۰ر مارچ والد ماجد دارالعلوم سرحد کے جلسہ میں شرکت کے لئے پشاور گئے، جہاں جلسہ کی صدارت بھی فرمائی، اور فتنہ انکار حدیث کے موضوع پر مفصل خطاب بھی فرمایا۔

بنوں تبلیغی دورہ ۶ر اپریل والد صاحب بنوں (تبلیغی دورہ) سے واپس تشریف لائے۔

دارالعلوم کی افتتاح کیلئے والد ماجد کی طرف سے حضرت مدنی کو پاکستان آنے کی دعوت اور انکا جواب:

۸؍اپریل والد ماجد کو شیخ الاسلام حضرت مدنی کا مکتوب ملا جس میں شیخ الحدیث کے تقاضے پر پاکستان آنے کے سلسلے میں حضرت مدنی نے لکھا ہے۔ از راہ مزاح و تفنن ''میں بوڑھا ہو چکا ہوں میں اب جیل نہیں جاسکتا' لیگی مجھے کبھی برداشت نہیں کرسکتے'' یاد رہے کہ یہ خط و کتابت والد ماجد کی طرف سے دارالعلوم کی افتتاح کرنے کیلئے ہو رہی ہے۔

احیائے سنت اور ترک رسومات کی تحریک:

رمضان ۱۳۷۵ھ میں خان اعلیٰ حاجی محمد زمان خان صاحب مرحوم کی تحریک و مشاورت سے مولانا عبدالحق صاحبؒ نے اصلاح رسوم بسلسلہ شادی بیاہ کا نہایت دلچسپی سے آغاز کیا کہ شادیاں شرعی طریقہ سے سادہ طور پر منائی جائیں۔ جہیز کی لعنت کی وجہ سے بے شمار لڑکیاں بیٹھی رہتی تھیں' اس سے قبل حاجی صاحب ترنگزئی نے اس ملک میں یہ قدم اٹھایا تھا وہ اکوڑہ خٹک بھی اس سلسلہ میں تشریف لائے تھے اور ایک دن میں بیس نکاح سادہ طور پر انجام پائے۔ والد صاحب نے اس سال ۷۵ھ میں عیدالفطر کے موقع پر یہ تجویز مدلل اور مفصل طور پر عوام میں پیش کی۔ وعظ کا خوب اثر ہوا اور کئی آدمی اسی مجمع میں کھڑے ہو کر آمادہ عمل ہو گئے اور اعلان کیا کہ ہم آج ہی بغیر کسی رسم و رواج کے اپنی لڑکیوں کے بیاہنے کیلئے تیار ہیں' یہ سلسلہ تمام گاؤں میں بحمد للہ جاری ہوا' اور چند دن میں درجنوں نکاح ہوئے والد ماجد ہر تقریب میں ترک منکرات اور ترک رسومات کی اہمیت اور اس کی اخلاقی اقتصادی خرابیوں پر روشنی ڈالتے رہے' پھر یہ تحریک آس پاس کے علاقوں میں بھی پھیلی اور پورے علاقہ میں چھا گئی۔

شرعی احکام کے مطابق شادیاں:

(یکم جون) آج اسلام آباد (میرہ) مصری بانڈہ میں شرعی احکام کے مطابق رسم و رواج سے پاک شادیوں کی تقریب میں شرکت کے لئے والد صاحب دیگر علماء کے ساتھ تشریف لے گئے اور نکاح پڑھوائے۔

موضع جلوزئی میں مذہبی جلسہ سے خطاب:

والد ماجد جلوزئی تشریف لے گئے جہاں رات کو ایک بڑے مذہبی جلسہ عام سے خطاب فرمایا:

پاڑاچنار اور پشاور کے سیرت النبی ﷺ جلسوں میں خطاب:

(۱۱؍اکتوبر ۱۱ ربیع الاول) والد ماجد پاڑہ چنار کے تبلیغی کانفرنس میں شرکت کے لئے آج روانہ ہوئے۔ رات کا قیام پشاور میں کیا۔

۱۲؍ربیع الاول: پشاور میں والد صاحب نے سیرت کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں شرکت کی اور سیرت النبیؐ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

بعد میں والد ماجد پشاور سے پاڑہ چنار روانہ ہوئے، ٹل پہنچنے پر بعض سرکردہ احباب نے خیر مقدم کیا، وہاں سے بذریعہ کار روانہ ہوئے، صدہ کے مقام پر دو ہزار افراد نے استقبال کیا۔ کچھ دیر وہاں رکنے کے بعد روانگی ہوئی، راستہ میں مختلف مقامات کو استقبالی بینرز اور دروازوں سے سجایا گیا تھا، پاڑہ چنار سے ۸ میل باہر اراکین سیرت کمیٹی اور کثیر تعداد میں عام لوگوں نے استقبال کیا۔

۱۴ ربیع الاول: پاڑہ چنار کی سیرت کانفرنس کے آخری نشست میں والد صاحب نے کئی گھنٹے تک خطاب فرمایا۔ نماز جمعہ کے لئے پھر صدہ پہنچے۔ ہفتہ کی رات یہاں بھی ایک عظیم الشان اجتماع میں تقریر کی۔

ٹل میں مدرسہ عربیہ کا معائنہ:

۱۵ ربیع الاول: صدہ سے رخصت ہو کر دوپہر کو ٹل پہنچے جہاں اراکین مدرسہ عربیہ اور جناب غلام محی الدین کے ساتھ کچھ دیر قیام کیا۔ اس موقع پر مدرسہ عربیہ کی جدید عمارت کا معائنہ فرمایا شام کے قریب پشاور روانہ ہوئے۔

۱۶ ربیع الاول: رات صدہ سے پشاور پہنچنے پر مولانا ایوب جان بنوری کے ہاں قیام کیا اور صبح جامعہ اشرفیہ مسجد مہابت خان تشریف لے گئے، وہاں سے پھر دوپہر کے کھانے کے لئے حاجی کرم الٰہی کی دعوت پر ان کے ہاں چوک یادگار گئے۔ ۳ بجے ظہر اس چھ روزہ تبلیغی دورہ سے اکوڑہ خٹک واپس ہوئے۔

شیخ الحدیث کے دورہ پاڑہ چنار کے احوال شائع ہونا:

۲۳ راکتوبر والد ماجد کے دورہ پاڑہ چنار کا سفرنامہ وحالات وغیرہ ''انجام'' اور ''شہباز'' اخبار میں شائع ہوئے۔

قضیہ مصر پر کل جماعتی احتجاجی جلسہ:

۲ رنومبر: آج یہاں دربار مسجد اکوڑہ خٹک میں والد ماجد کی صدارت میں کل جماعتی احتجاجی جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ میں مصری مسلمانوں کے ساتھ تعاون کی اپیل کی گئی، والد ماجد مولانا بادشاہ گل، قاضی امین الحق صاحب نے قضیہ مصر کے موضوع پر تقاریر کیں۔

احوال ذاتی (مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ) مصروفیات احساسات ومنتخبات وغیرہ

۹ رمارچ ۱۹۵۶ء: پشاور گیا جہاں نوائے پاکستان کا تبلیغی ایڈیشن اور ماہنامہ ''تذکرہ'' کا سالگرہ نمبر خریدا۔ الاعتصام اور خدام الدین لاہور کے مجلات ڈاک سے موصول ہوئے۔

۱۵ مارچ: بندہ نے میر زاہد اور قطبی کا تقریری امتحان دیا۔

مولانا مودودی سے ملاقات اور دارالعلوم سرحد کے جلسہ میں شرکت:

۳۰ مارچ: آج بندہ صبح خیبر میل کے ذریعہ پشاور گیا پہلے والدہ ماجدہ کو (معائنہ کے لئے) ہسپتال لے گیا اسکے بعد میں

اور محمود الحق حقانی جماعت اسلامی کی اجتماع گاہ واقع وائرلیس گراؤنڈ گئے' جہاں مختلف دفاتر کا معائنہ کیا' ۱۱ بجے مولانا سعدالدین مردان سے ملاقات ہوئی' بعد میں موصوف کی معیت میں مولانا مودودی سے ملنے ان کی قیامگاہ گئے' وہ ایک خیمہ میں ٹھہرے تھے' مصافحہ کے بعد میں دائیں طرف بیٹھ گیا' جناب سردار علی خان امیر جماعت اسلامی صوبہ سرحد نے بندہ کا مودودی صاحب سے تعارف کرایا' جس پر انہوں نے دارالعلوم کے بارے میں گفتگو کی اور کہا کہ میں دارالعلوم آیا ہوں اور دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی' پھر دیگر باتیں کچھ دیر تک ہوتی رہیں۔ اس کے بعد مصافحہ کر کے رخصت لی پھر دارالعلوم سرحد کے جلسہ میں شرکت کی' عصر کو پھر جماعت اسلامی کے اجتماع گاہ جانا ہوا' جہاں مولانا مودودی کی تقریر سنی اسلامی دستور کی مختصر تاریخ اور منظوری کے بعد آئندہ کا لائحہ عمل موضوع سخن تھا' شام کو واپسی ہوئی۔

۲۵راپریل: حضرت شیخ الاسلام مدنی مدظلہ کے خط کا جوابی مسودہ اور حضرت قبلہ قاری محمد طیب صاحب کے نام خط کا مسودہ بنانا ہے لاہور والے فتویٰ کا جواب نکال کر ناظم صاحب سے لکھوانا ہے۔

۳۱رمئی ۲۰ شوال بندہ نے فارم داخلہ (دارالعلوم حقانیہ) پر کرلیا ہے' حمد للہ' مشکوۃ شریف' جلالین (امسال) پڑھنے کا خیال ہے۔ خداوند کریم توفیق عطا فرماوے۔

۱۳راکتوبر ۸ ربیع الاول: بندہ محمود الحق حقانی سے ملنے اسلامیہ کالج پشاور گیا' رات وہاں گزاری اور اگلے دن شام کو واپسی ہوئی۔

۱۸راکتوبر: الحاج سید نور بادشاہ کے معیت میں اضاخیل بالا گیا' مولانا رحیم اللہ باچا صاحب اور دیگر بادشاہان صاحبان کے ہاں دوپہر قیام کیا۔

۲۲راکتوبر: بندہ پشاور گیا کچھ دیر قیام کے بعد ۲ بجے کے قریب کاکا صاحب روانہ ہوا' جہاں کچھ گھنٹوں تک میاں اکرم شاہ کے ہاں قیام ہوا اور پھر واپسی پر شیخ رحمکار کی زیارت کی۔

خاندانی علاقائی قومی وملی اور عالمی واقعات

پشاور میں اینٹی ون یونٹ کا جلسہ:

(۲۴رفروری ۱۹۵۶ء) پشاور میں اینٹی ون یونٹ فرنٹ کا شاندار جلسہ ہوا' خان عبدالغفار خان جی ایم سید عبدالمجید سندھی وغیرہ نے شرکت کی۔

تاجدارِ حرم (شاہ سعود) کا پیغام:

تاجدار حرم کا پیغام (شاہ سعود کی تقریر میدان عرفات) پڑھا اس کا ترجمہ مولانا محمد سالم قاسمی دیوبندی نے کیا ہے' ابتداء میں قاری طیب صاحب مہتمم دیوبند کا مقدمہ ہے' ادارہ نشر واشاعت دیوبند نے شائع کیا ہے۔

۲۵ اپریل '۱۳ رمضان: بعد از مغرب محترم خلیل الرحمٰن صاحب ابن بزرگوارم عبدالرحمٰن (شیخ الحدیث صاحب کا چچا) کا لڑکا اور بندہ کا پھوپھی زاد بھائی ہدایت الرحمٰن سلمہ پیدا ہوا' خدا اسے نیک عمل اور علم کامل کیلئے زندہ وسلامت رکھے' آمین۔

۸ ر اپریل ۲۴ اور ۲۵ شعبان کی درمیانی رات جامعہ (اسلامیہ اکوڑہ خٹک) کا جلسہ اور عرس (پیر مہربان علی شاہ باباجی) منعقد ہوا۔

علامہ مناظر احسن گیلانی کی وفات پر قلبی تاثرات اور دارالعلوم میں تعزیتی جلسہ اور شیخ الحدیث کا خطاب:

۵ رجون ۲۵ شوال: دارالعلوم دیوبند کے مایہ ناز فرزند' مقدس اسلاف کا صحیح جانشین اور سچا نمونہ' ملک کے مشہور فاضل' عابر سبیل تاریخ اور بقول مولانا قاری طیب کے عارج اوج روایت سلالۃ آل رسول اور عبدالماجد دریابادی کی زبان سے ملک کا مشہور متکلم' موجودہ صدی کا ممتاز عالم' پیکر وجبل علم اور حضرت شیخ مدنی مدظلہ کے اصطلاح میں ''اہل دل'' اور والد ماجد کے قول کے مطابق علوم قدیمہ وجدیدہ کا صحیح امتزاج پیدا کرنے والا اور سمیع (الحق) کے قلب وفکر کا بادشاہ' آسمان علم کے شہنشاہ دربار رسول کے سراپا نیاز اکابر دیوبند کے سراسر دریوزہ گر حضرت علامہ شیخ الفاضل الاجل سیدنا و مولانا سید مناظر احسن گیلانی قدس سرہ العزیز بوقت صبح اس عالم ناپائیدار کو چھوڑ کر ہزاروں مشتاقان علم وتحقیق کو یتیم کر گئے۔ ماکنت احسب قبل دفنک فی الثری ان الکواکب فی التراب .

آپ تین سال مرض قلب میں مبتلا تھے اکثر دورے پڑتے۔ مگر وفات کے وقت آپ پر صحت اور خوشی کے علامات ظاہر ہورہے تھے' اکثر وہ اشعار جو مضمون فنا کے ہوتے تھے رجز اور وجد سے پڑتے جیسے فانی بدایونی کا یہ شعر

سنے جاتے نہ تھے' تجھ سے میرے دن رات کے شکوے — کفن سرکاؤ میری بے زبانی دیکھتے جاؤ

آخر عمر میں حضرت علامہ استخوان اور چمڑے کا ڈھانچہ رہ گئے تھے۔ لیکن ہزاروں مشاہدے کرنے والوں کا قول ہے کہ وفات کے بعد بدن موٹا ہوگیا اور پہلوانوں جیسا ہوگیا' سارے بدن پر گوشت بھر گیا تھا۔ یہ جسمانی حیات کے علامات و آثار تھے' باطنی حیات کا کیا سوچئے یقیناً حضرت کی باطنی حیات نہ صرف ان کے لئے بلکہ ہزاروں اوروں کے لئے باعث حیات قلب وروح ہوگی۔ ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق — ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

یاایتھاالنفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی

نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی اور اس غرض کے لئے ایک وسیع میدان کو تلاش کرنا پڑا۔ اپنے دیہاتی مستقر گیلان (پٹنہ) میں اپنے خود کاشتہ باغ میں یہ خزینہ علم وتقویٰ اور آفتاب رشد وہدایت سپرد خاک کیا گیا۔

مٹی میں کیا سمجھ کے چھپاتے ہو — یہ گنجینہ علم ہے خزانہ زر نہیں

نماز جنازہ میں غیر مسلم بھی تبرکا گئے اور پیچھے ادب وتواضع سے کھڑے رہے' ان کی وفات حسرت حیات کی خبر آن ہی

آن میں سارے ہندو پاک میں پھیل گئی۔ ہمیں روزنامہ الجمعیۃ کے ذریعہ معلوم ہوا اور اس طرح ہم بدنصیبان ازل کو حضرت کی وفات کی خبر ہوئی۔ افسوس ان کی ملاقات واستفادے کی حسرت دل ہی دل میں رہ گئی۔

حقانیہ میں مولانا مناظر احسن گیلانی کی وفات پر تعزیتی جلسہ کا انعقاد:

دارالعلوم حقانیہ میں ان کی وفات پر سوگ منایا گیا۔ ختم کلام پاک کا اہتمام طلباء واساتذہ نے کیا اور حضرت کے روح پر ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کی گئی۔ والد ماجد نے گھنٹہ بھر تک حضرت مرحوم کی علمی عظمت وجلالت خدمات اور عظیم الشان دینی ومذہبی کارناموں پر روشنی ڈالی اور ان کی حسرت آیات اور سانحہء وفات کو دنیائے علم وتقویٰ کا ایک عظیم حادثہ قرار دیا روزنامہ الجمعیۃ میں اس (تعزیتی) جلسہ کی رپورٹ بھی شائع ہوئی تمام ہندوستان میں تعزیتی جلسے اور ختم ہائے کلام اور فاتحہ خوانیاں کی گئیں۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ وارضاہ ورضی عنہ آخر عمر میں حضرت نے سوانح قاسمی لکھ کر دنیائے علم وتحقیق پر ایک عظیم احسان کیا۔ کاش آج ان کی سوانح کے لئے بھی کوئی مناظر احسن گیلانی پیدا ہو اور ملت اسلامیہ پر علامہ گیلانی کے بے پایاں احسانات کا معمولی بدلہ تو اتارا جاسکے۔

اکوڑہ کے حجاج کی حج سے واپسی

۹راگست ۵۶ء ۲ محرم ۱۳۷۶ھ: ڈاکٹر عبدالماجد صاحب (میاں ڈاکٹر صاحب) الحاج خان محمد امین خان بہادر اور محمد حسین خان سفر حج سے واپس ہوئے' طلبہ دارالعلوم حقانیہ اساتذہ ومسلمانان اکوڑہ خٹک ان کا شاندار استقبال کیا۔

حضرت نورالمشائخ ملا شور باز کا انتقال اور تذکرہ خدمات:

یکم ستمبر' ۲۵ محرم ۱۳۷۶ھ: افغانستان کے مشہور مذہبی وقومی رہنما حضرت نورالمشائخ مولانا شور باز ار انتقال فرما گئے۔ وہ ایک عظیم مجاہد شخصیت تھے' انہوں نے اتباع سنت اور اعلائے حق واحیائے دین میں اپنے دادا حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز کی سنت کو تازہ کیا' امیر امان اللہ خان نے جب ترکی تہذیب کے نام پر یورپی تہذیب وتمدن کو اپنے ملک میں رائج کرنا چاہا تو ملا مرحوم وہ فرد واحد تھے جو برسراقتدار طبقہ سے ٹکر لینے کیلئے میدان جہاد میں نکلے اور انہیں ملک بدر کرکے آرام کی سانس لی اور عارضی طور پر بچہ سقہ کو افغانی تخت پر بٹھادیا؟

آخر میں انہوں نے نادر شاہ کو تخت وتاج کا مالک بنایا اور یہ عہد لیا کہ وہ اسلامی احکام کی ترویج میں کوئی کسر نہیں اٹھائیں گے' علمی فیوضات وبرکات کے علاوہ آپ کے روحانی فیوضات بھی عالم اسلام کے چاردانگ عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ کے اکثر افغانی طلباء ان کے مرید ومعتقد اور شاگرد ہیں۔ دارالعلوم میں تعزیتی اجلاس اور مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے ختم کلام پاک کیا گیا۔

رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کا سانحہ ارتحال اور تذکرہ حادثہ خاکسار:

۲۷ رمحرم الحرام ۳ ستمبر بروز پیر حضرت رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانویؒ انتقال فرما گئے۔ وہ مجلس احرار اسلام کے صدر، جمعیت العلماء ہند اور آل انڈیا کانگریس کے رکن تھے۔ دارالعلوم کے اساتذہ اور حضرت والد صاحب کیلئے ان کا سانحہ ارتحال بڑا صدمہ تھا، ان کے ایصال ثواب کیلئے ختم کلام پاک کیا گیا۔ دارالعلوم میں منعقدہ تعزیتی اجلاس میں حضرت والد ماجد نے ان کے مناقب اور خدمات بیان کیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اکوڑہ خٹک میں جب فتنہ خاکسار نے سر اٹھایا اور اس کے باعث جنگ و جدال اور بدامنی ہوگئی اور تمام علماء کے لئے خطرہ زندان پیدا ہوا تو مجھے خاص طور سے اس کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا، اس سلسلے میں مولانا لدھیانوی دو دفعہ اکوڑہ خٹک تشریف لائے، اور اپنی خداداد قابلیت اور حسن اخلاق سے اس فتنہ کو فرو کیا۔ والد صاحب نے خاکساروں کی ریشہ دوانیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ علماء از حد تنگ آ گئے تھے، ہم اپنی مسجد میں بیٹھے ہوئے درس دے رہے ہوتے تھے اور یہ لوگ باہر مولوی کا غلط مذہب ایک پیسہ اور دو پیسہ کی آوازیں کستے اس کے باعث علماء نے فیصلہ کیا کہ اب انہیں علمی میدان میں رسوا کرنا چاہیے تاکہ عوام پر ان کی دجل و دروغ گوئی آشکارا ہو جائے۔ اس سلسلہ میں حاجی مہربان علی شاہ صاحب کی مسجد میں مجلس مناظرہ منعقد ہوئی، مولانا ہزاروی اور مولانا مروت وغیرہ بھی موجود تھے، میں اس مجلس کا حکم مقرر کیا گیا، میں نے کہا کہ بحث و مناظرہ کتابوں میں نہ ہو بلکہ فریقین میں سے مقرر شدہ افراد پانچ پانچ منٹ تقریر کریں، تاکہ عوام پر بھی کچھ حقیقت ظاہر ہو، بہرحال علامہ مشرقی کی کتاب ''تذکرہ'' سے خاص عبارات پڑھ لی گئیں اور اس طرح جیسا کہ حقیقت تھی فیصلہ خاکساروں کے خلاف ہوا اور اس شکست کے بعد ان کی کمر ٹوٹ گئی اور زور ختم ہوا۔

جمعیۃ العلماء کے انیسویں سالانہ اجلاس سے شیخ مدنی کا خطاب:

۲۷ اکتوبر: سورت (ہند) میں جمعیۃ العلمائے ہند کا انیسواں عظیم سالانہ اجلاس شروع ہوا۔ حضرت سیدی و مولائی فی الدارین شیخ مدنی نے موجودہ حالات اور سیاسیات حاضرہ کے موضوع پر ولولہ انگیز انداز سے پرسوز خطبہ صدارت پیش کیا، آپ نے مسلمانوں سے صحیح کردار، حسن اخلاق اور اصلاح احوال کی اپیل کی، پست حوصلوں کی ڈھارس باندھنے اور ان سے سعی پیہم جاری رکھنے کی اپیل کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ہند میں اسلام شہاب الدین غوری کے تلوار سے نہیں پھیلا بلکہ اسلام کی روشنی، جگمگاہٹ اور اسلام کی حیات و نشاۃ حضرت غریب نواز اجمیریؒ اور ان جیسے اکابر و مشائخ کے نیک انفاس کے طفیل ہوئی، شیخ مدنی نے مسلمانوں کے حال اور ماضی و مستقبل پر تفصیل سے روشنی ڈالی، خداوند کریم ہند کے مظلوم اور غریب مسلمانوں کی تسلی اور فلاح کے لئے حضرت شیخ اقدس کی ذات بابرکات کو تادیر قائم و سلامت رکھے۔ آمین یا رب العالمین

اسرائیل اور مصر کے درمیان گھمسان جنگ:

۳۱ اکتوبر: اسرائیل اور مصر کے درمیان گھمسان کا رَن شروع ہوا۔ مصر، شام، سعودی عرب اور دیگر عرب ممالک نے عام جنگ بندی کا اعلان کردیا، فرانس اور برطانیہ نے قیام امن کیلئے نہر سویز میں افواج اتارنے کی اجازت مانگی (بحوالہ انجام)

فرانس اور برطانیہ کا اسرائیلی حمایت میں مصر پر حملہ اور سینکڑوں عربوں کی شہادت:

یکم نومبر: ملعون و مغضوب فرانس اور برطانیہ نے قاہرہ اور مصر کے دوسرے شہروں پر یلغار اور بمباری شروع کردی، سینکڑوں عرب شہید ہوئے۔ صحرائے سینائی پر اسرائیل کی جنگ جاری ہے۔

۲ نومبر: اسرائیل نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے غزہ کے علاقہ پر قبضہ کرلیا ہے اور یہ کہ مصری افواج نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں، برطانیہ نے دعوی کیا ہے کہ اس نے مصر کے سو جہاز ناکارہ اور تباہ کردیئے ہیں، اسی طرح مصر کے ریڈیو ٹرانسمیٹر پر بھی بمباری کی گئی۔

احوال وکوائف دارالعلوم

۱۸ ستمبر/۱۲ صفر: والد ماجد اور دارالعلوم کے مقامی اراکین نے فیصلہ کیا ہے کہ جمعرات ۱۴ صفر المظفر ۲۰ ستمبر ۵۶ء سے جدید تعمیر برلب سڑک (جی ٹی روڈ) میں تعلیم و تدریس شروع کردی جائے اس فیصلے کی خبر سے دارالعلوم میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

مسجد سے دارالعلوم حقانیہ کی منتقلی:

۱۴ صفر المظفر: آج کا دن سرحد کے علمی تاریخ اور دارالعلوم کے دورِ حیات و عروج میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ اور جس کی نظیر نہیں۔ آج دارالعلوم کے دارالتدریس میں ختم کلام پاک سے باقاعدہ تعلیم و تدریس کا افتتاح ہوگیا، افتتاحی پروگرام میں والد صاحب نے تفصیلی تقریر فرمائی (جو آگے آرہی ہے)

جب دارالعلوم حقانیہ مسجد سے مدرسہ میں منتقل ہوا

اس خلاق علیم وخدائے خبیر وتوانا کا کس زبان اور کس لہجہ اور کس ذریعہ سے شکریہ ادا کیا جائے، جس نے اپنے احسانات اور اسباغ انعام کی بارش برسا کر آج ہم ناتوانوں اور بے بضاعتوں کو ایسا مبارک دن دیکھنا نصیب فرمایا۔

آج اگر ہم اپنی قسمت پر جتنا رشک جتنا غبطہ اور جتنا فخر کریں ہم حق بجانب ہیں۔ اور اس کا مبارک تذکار تاریخ میں ایک مقدس اور مبارک دن ہے یہ دن اور اس کا مبارک تذکار تاریخ اسلام میں انشاء اللہ تعالیٰ آبِ زر سے نمایاں حروف میں لکھا جائے گا۔ دارالعلوم کے علوم و رجال سے کائنات علم کی تخلیق و تدوین ہوگی دارالعلوم سے جہالت اور گمراہی

کی وادیاں لالہ زاروں میں تبدیل ہو جائیں گی اس کی ضیاء پاشیوں سے ظلمت کدۂ کفر والحاد جگمگا اٹھیں گے۔ جمعرات کا وہ مقدس دن ایسے مبارک دن کا طلوع ہے۔ جس کے انتظار میں راتیں اور طویل مساعات عمر کروٹیں لیتے لیتے بسر کر دی گئی تھیں۔ آج کا دن دارالعلوم کے مخلص دردمند اراکین ومعاونین کی وہ خوابی عمارت جنہیں ان حضرات نے خلوص۔ ایثار۔ قربانی اور للہیت کے چونے اور گارے سے کھڑا کر دیا تھا۔ عالم وجود میں ظاہر ہوئی۔ ان کی دیرینہ آرزوئیں پوری ہوئیں ان کے ولولے اور دیرینہ تمنائیں ظاہر ہونے لگیں ان کا خواب شرمندہ تعبیر ہوا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست　　تانہ بخشد خدائے بخشندہ

ان الفضل بید الله یوتیه من یشاء والله ذوالفضل العظیم

کیا فائدہ فکر بیش وکم سے ہوگا　　ہم کیا ہیں کہ کوئی کام ہم سے ہوگا

جو کچھ ہوا، ہوا کرم سے تیرے　　جو کچھ کہ ہوگا تیرے کرم سے ہوگا

اے خداوند قدوس قلوب واسرار کے مالک تو ہماری نیتوں کو اپنے لئے خالص اور صاف کر دے تو دارالعلوم کی تعمیر کو اخلاص وجہاد۔ نیت وعمل کا سیسہ پلا دے۔

مجلس شوریٰ دارالعلوم حقانیہ کے اجلاس ۱۶ ستمبر ۵۶ء کے متفقہ فیصلہ کے مطابق آج بروز جمعرات دارالعلوم حقانیہ کو جدید زیر تعمیر عمارت (برلب جی ٹی روڈ) میں منتقل کر دیا گیا۔ جمعرات کے دن اس نقل مکانی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت اور طریقہ حب الخروج یوم الخمیس کا اتباع بھی نصیب ہوا جسے کعب بن مالکؓ نے اپنی روایت میں اشارہ فرمایا ہے ارشاد ہے کہ۔　ان النبیؐ خرج یوم الخمیس فی غزوۃ تبوک و کان یحب . ان یخرج یوم الخمیس. یعنی تبوک جیسے مہتم بالشان اور عظیم واقعہ کے لئے جمعرات کے دن نکلنا کوئی اتفاقی واقعہ نہیں تھا بلکہ نبی کریم ﷺ کے ارادی اور قصدی طور پر یہ خواہش اور محبت تھی کہ اس اہم واقعہ کے لئے جمعرات کے دن سفر کیا جائے تو قوم وملت کی صحیح اسلامی اور دینی ضروریات پوری کرنے والے اس عظیم دینی کارخانے کے لئے ایسی سعادت حاصل نہ کرنا اور اسے ترک کرنا کیوں گوارا ہو سکتا جمعرات کے دن بارگاہ الٰہی میں پیش ہونے والے اعمال صالحہ میں یہ کیسے ہو سکتا کہ ایسا عظیم اور اہم اور "العمل الصالح"، تعلیم الکتاب والسنۃ واصلاح الناس والمسلمین شامل نہ ہو۔

سنت نبوی کا اتباع کرتے ہوئے جمعرات کے دن یہ دارالعلوم دار غربت اور مرکز البرکۃ اور منشاء علم وعرفان احاطہ قدیم (مسجد شیخ الحدیث) سے منتقل ہو کر اس عظیم انعام خداوندی۔ انعام مجسم میں مصروف علم وعمل ہوا۔ ابتداء میں ختم کلام پاک کیا گیا۔ تاکہ یہ سعادت عظمیٰ ہاتھ سے کیوں جانے دیا جائے، ختم کلام پاک کے بعد سب طلباء مشرقی درسگاہوں کے دالان میں جمع ہوئے دارالعلوم کے بانی اور روح رواں حضرت والد ماجد نے مبسوط تقریر کی طلباء کو اپنے دل کے ولولے اور آرزوئیں ظاہر کرتے ہوئے نصائح وہدایات پر مشتمل تقریر کی آپ نے تقریر شروع کرتے ہوئے جیسا کہ

چاہئے تھا فرمایا۔

خطاب شیخ الحدیث برافتتاح جدید عمارت حقانیہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم ، سب سے پہلے اس مالک الملک کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہمیں انسان پیدا فرمایا اگر اس کا فضل نہ ہوتا تو ہم کہیں گندگی کے کیڑے یا مچھر وغیرہ ہوتے یا کہیں کے حیوانات و جمادات ہوتے اور پھر سب سے بڑھ کر یہ احسان عظیم کہ ہمیں انسان کے اشرف گروہ اور بہترین جماعت میں منتخب کیا رسول اقدس کا ارشاد ہے کہ من یرد اللّٰہ بہ خیراً یفقھہ فی الدین ہمیں قوم کی امامت وہدیات کا مقام بلند عطا فرمایا گیا۔ آج ہم ناچیزوں پر ان کا ایک عظیم اور تازہ احسان دارالعلوم حقانیہ کی اس عظیم بلڈنگ کی شکل میں ہمارے سامنے ہے ورنہ ہم کیا ہیں ہماری حیثیت کیا ہے ان گوناگون اور چند در چند نعمتوں اور حیثیتوں کا تقاضا ہے کہ ہم استقامت عزم وصبر کے پیکر ہوں ہر قسم کی تکالیف و مصائب برداشت کرنے کیلئے تیار ہوں اشد الناس بلاءً الا نبیاء ثم الا مثل فالا مثل

علم دین کے طالب العلموں اور اہل علم پر تکالیف آلام غربت وافلاس کا آنا ان کے تصلب فی الدین اور مضبوطی کی دلیل ہے آج سے قبل ہمارا نظام تعلیم اور زندگی ایک مختصر مسجد میں تھی خداوند کریم اس کے بانیوں کو جزائے خیر عطا فرمادے میں کبھی کبھی سوچا کرتا ہوں کہ یا اللہ اس مسجد (یعنی مسجد محلہ ککے زئی) کے بانیوں میں کون سا اخلاص اور خلوص عمل تھا کہ قیام دارالعلوم کے بعد ۹ سال اور تقسیم سے قبل میرے ساتھ تقریباً دس سال اس میں باقاعدہ درس کا سلسلہ جاری ہوا اور کم از کم اس ۱۱۔۱۲ سال کی مدت میں یہاں ہزاروں افراد علم دین کی نعمت سے سرشار ہوئے اس کا اجر ان کے عمل ناموں میں لکھا جائے گا۔

قیام دارالعلوم سے ہمارے ارادے یہ تھے کہ دارالعلوم حقانیہ اپنے پیش رو دارالعلوم دیوبند کے نقش قدم پر چلے خداوند کریم کا عظیم احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے اکابر کے اتباع کا شرف تکوینی اور غیر اختیاری امور میں بھی دے دیا۔

دارالعلوم دیوبند کی ابتداء بھی ایک مسجد میں ہوئی اللہ نے ہمیں یہ فخر دیا کہ دارالعلوم حقانیہ کی بنیاد اور ابتدا بھی مسجد سے ہوئی آج مسجد چھتہ دنیا میں تاریخی حیثیت اور عظیم شرف وعظمت کی حامل ہے ہم سوچتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں کیوں اتنا شرف عطا فرمایا ہم تو کسی چیز کے قابل نہیں ہیں ہم نے دین کی کیا خدمت کی۔ (اس کے بعد حضرت والد صاحب نے ہر قسم کے آلام ومصائب اور علم دین کے راہ میں تکالیف برداشت کرنے کی تلقین کی اور فرمایا) ''حضرت نانوتویؒ اور حضرت گنگوہیؒ جب دہلی میں پڑھتے تھے تو رات کے وقت دکانداروں کے دکان بند کرنے کے بعد یہ حضرات سڑی ہوئی، سبزیوں وغیرہ کے پتوں کو اٹھا لاتے اور اسے پکا کر کھاتے ایسے طریقوں سے انہوں نے علم حاصل کیا، میں جب نیا نیا دیوبند پڑھنے گیا۔ تو رمضان کی تعطیل ہونے کے بعد میں نے سوچا کہ یہ دو مہینے کیوں ضائع ہوں اس لئے دہلی

گیا تصدیقات مسلم پڑھنے کے لئے، والد صاحب مرحوم اگر چہ باقاعدہ خرچہ ارسال کرتے پھر بھی دو تین میل جانا پڑتا اور روٹی حاصل کرنے کے لئے تکالیف برداشت کیں۔ اسی طرح ہم ایک دفعہ "نوی کلی" صوابی مقام میں ملاحسن پڑھنے کے لئے مقیم ہوئے۔ رمضان کا مہینہ آیا۔ محلہ والے بڑے بڑے لوگ جمع ہوئے کہ مسجد میں طلبہ ہیں ان کیلئے روٹی وسالن کا بندوبست کیا جائے فیصلہ یہ ہوا کہ بھینس والا صاحب آدھ سیر لسی اور گائے والا ایک پاؤ لسی سحری اور شام کے وقت لایا کرے۔ چنانچہ ہم لسی پر گذارا کرتے رہے اور روزے رکھتے رہے آپ کو بھی چاہئے کہ ہر قسم کی تکالیف برداشت کریں۔ اب تو بحمد اللہ آپ کو کس قسم کے اخراجات اور تکالیف بھی برداشت نہیں کرنے پڑتے۔ سرکاری اداروں اور سکولوں میں سینکڑوں روپے کی لاگت کے علاوہ ہر افسر استاد کی سلامی اور چاپلوسی علیحدہ کرنی پڑتی ہے اس لئے ہمیں ہر حال میں شاکر وصابر رہنا چاہئے۔ اسی کے بعد آپ نے معاونین واراکین کے لئے دعا کی اور اسباق باقاعدہ شروع کر دیئے گئے۔ درسگاہوں کی تقسیم قرعہ اندازی کے ذریعے ہوئی۔

دارالتدریس میں شیشوں کی فٹنگ اور رنگائی:

۸/اکتوبر، ۲ ربیع الاول: دارالعلوم حقانیہ کے دارالتدریس میں شیشوں کی فٹنگ اور رنگائی کا کام شروع ہو گیا۔

دارالعلوم کی تعطیلات

۱۱/اکتوبر ۶ ربیع الاول: آج سے ۲۲ اکتوبر تک دارالعلوم حقانیہ کے تعطیلات ہوں گے ان تعطیلات میں طلبہ کے ذریعہ دارالعلوم کے لئے فراہمی چندہ کی کوشش ہونی ہے۔

ہاسٹل کی تعمیر، پلستر اور چپس کا کام

۱۸/اکتوبر۔ ۱۳ ربیع الاول: دارالحدیث کے پلستر اور حاشیوں پر چپس لگانے کا کام مکمل ہوا۔

۲۳/اکتوبر: دارالعلوم کے احاطہ (ہاسٹل) اور گیٹ کی تعمیر کا کام شروع ہوا۔

۲۴/اکتوبر: کنوینئر تعمیری کمیٹی الحاج شیر افضل خان صاحب نے دارالعلوم کی تعمیرات کا معائنہ کیا اور پھر والد ماجد سے گھنٹہ بھر تک مشاورت کی۔

دارالحدیث کے فرنٹ کی تعمیر

۲۹/اکتوبر: دارالحدیث کے فرنٹ والے حصے کی تعمیر شروع ہے۔ علم دین کے اس مرکز کا چہرہ جتنا زیادہ خوبصورت اور نمایاں ہو بہتر ہے۔

۲۹ اکتوبر: میاں اکرم شاہ زیارت کا کا صاحب تشریف لائے، والد ماجد سے ملاقات کے بعد شام کو دارالعلوم کا معائنہ کیا

وضوخانوں کی تعمیر: ۳۰/اکتوبر کنویں کے قریب بمبیلوں (وضوخانوں) کی تعمیر شروع ہے۔